سر تھے نیزوں پہ سلامی! سرِ شبیرؑ کے ساتھ
بیبیاں قید میں تھیں زینبِ دلگیر کے ساتھ

فوج سے شمر و عمر کہتے تھے ہشیار رہو!
ہیں جوانانِ عرب حضرتِ شبیرؑ کے ساتھ

بانو کہتی تھی کہ پیتے تھے مزے لے لے کر
کیا محبت تمھیں اصغر تھی مرے شیر کے ساتھ

طوق بھاری ہے، یہ اعدا سے کہا عابدؑ نے
تھامنے والے چلیں، طوقِ گلوگیر کے ساتھ

کہا صغرا نے کہ یہ بھی مری قسمت کا لکھا
سب تو ہوں اور میں نہ ہوں حضرتِ شبیرؑ کے ساتھ

پیشوائی کے لیے آئے نبیؐ جنت سے
حُرؔ گیا خلد میں کس عزت و توقیر کے ساتھ

رن میں اس درد سے مظلومی بیاں کی شہ نے
رو دیا ظالموں نے شاہ کی تقریر کے ساتھ

شہ نے سینے سے جو کھینچا تو یہ بولے اکبرؔ
نکلا آتا ہے کلیجہ بھی مرا تیر کے ساتھ

ق

کیا عابدؔ نے سرِ شاہ سے رو رو کے بیاں
قید ہو کر میں چلا لشکرِ بے پیر کے ساتھ

آپ کے ساتھ گئے بھائی، چچا سب مارے
کوئی ہمدرد نہیں عابدِ دل گیر کے ساتھ

نکلے شہ خیمے سے تنہا، تو پکاری زینبؔ
آج مرنے کوئی جاتا نہیں شبیرؔ کے ساتھ

شاہ پھر پھر کے ہر اک بی بی کو سمجھاتے تھے
رہیو ہر حال میں صابر، مری ہمشیر کے ساتھ

آئی جب یادِ پدر، چوم لیا قبضے کو
اُنس تھا شاہ کو کیا حیدری شمشیر کے ساتھ

چلتے تھے کانٹوں پہ سجادؔ تو آجاتی تھی
آہِ زہراؔ کی صدا، نالۂ زنجیر کے ساتھ

میں نے کاٹا سرِ شہ، شمرؔ نے حاکم سے کہا
مجھ کو خلعت بھی ملے منصب و جاگیر کے ساتھ

سن کے غش آگیا صغرا کو کسی نے جو کہا
روتے آتے ہیں حرم عابدِ دل گیر کے ساتھ

شہ نے عباس کا اک ہاتھ علَم پر پایا
دوسرا ہاتھ ملا قبضۂ شمشیر کے ساتھ

بانو کہتی تھی، بھری خون سے ہے ہے اکبر
اُنس تھا مجھ کو تری زلفِ گرہ گیر کے ساتھ

حاکمِ شام نے چھنوایا سکینہ سے جو سر
تخت تک دوڑی گئی، باپ کی تصویر کے ساتھ

لکھا صغرا نے، مجھے لینے نہ آئے اکبر
بھائی شاید تمھیں الفت نہیں ہمشیر کے ساتھ

سر کو کٹوا کے لیا ملکِ شہادت شہ نے
فتح کی جنگ، عجب طرح کی تدبیر کے ساتھ

شمر سے ہر گھڑی اس فوج میں کہتا تھا عمر
"سامنا کیجیو عباس کا، تدبیر کے ساتھ"

شام میں خطبہ وہ منبر پر فصاحت سے پڑھا
مدعی روتے تھے، سجادؑ کی تقریر کے ساتھ

رفقا تھے شہِ بیکس کے وفادار ایسے
شام تک سر گئے جن کے سرِ شبیرؑ کے ساتھ

رن میں اصغر پہ چلا تیر، ادھر بانو کا
رنگِ رخ اڑ گیا آوازۂ پرِ تیر کے ساتھ

شہ نے عباس سے فرمایا کہ لڑیو نہ کہیں
پانی ہاتھ آئے تو لے آئیو تدبیر کے ساتھ

حاکمِ شام نے خولی سے کہا جب آکر
قیدی آئے ہیں حرم بھی سرِ شبیرؑ کے ساتھ

طوق سجادؑ کو پہنائے یہ پہنایا تھا
دہری زنجیر بھی تھی، طوقِ گلوگیر کے ساتھ

حق تعالیٰ سے یہی میری تمنا ہے انیسؔ
حشر کے دن بھی ہوں میں حضرتِ شبیرؑ کے ساتھ